

مُبَارَك مسیح

نمبر 3427

ایک منادی

شائع شدہ: جمعرات، 8 اکتوبر 1914
مقدمہ شدہ: سی۔ ایچ۔ اسپرُجن کی معرفت
جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن
بروز جمعرات شام، 21 جولائی 1870

"بوشعنا ابن داؤد کے لئے: مُبَارَك ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے۔"
متی 9:21

یہ نہایت شکرگزاری کا مقام ہے کہ ہمارے مسیحی اجتماعوں میں چند عبرانی الفاظ بدستور مستعمل ہیں—جو جسمانی اسرائیل اور رُوحانی اسرائیل کے مابین ایک ربط کا ذریعہ ہیں۔ قدیم دُور میں وہ "بللویاہ" گایا کرتے تھے، اور ہم بھی "بللویاہ" گاتے ہیں۔ وہ "ابا باپ" پکارا کرتے تھے، ہم بھی "ابا باپ" کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ "بوشعنا" بھی انہی معدودے چند الفاظ میں سے ہے جو ہمارے درمیان محفوظ ہیں، جن کے معانی ہم بخوبی سمجھتے ہیں، اگرچہ ہم ان کو مترجم شکل میں استعمال کرتے ہیں—"بوشعنا" یعنی "اے خُداوند، بچا"، "اے خُداوند، برکت دے"۔ "مُبَارَك ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے"۔

میں نے زبور کی تلاوت کے وقت (یعنی زبور 118) یہ ذکر نہ کیا کہ اس زبور کی پچیسویں اور چھبیسویں آیت دونوں کا آغاز لفظ "بوشعنا" سے ہوتا ہے۔ ایک کا ترجمہ ہے "اے خُداوند، بچا"، اور دوسری "مُبَارَك ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے"۔ چنانچہ ہم اِس مشترکہ نعرہ کو لیں گے، جو یہودیوں میں عام مستعمل تھا، اور دیکھیں گے کہ اِس کا ہماری عبادتوں میں کیا مصرف ہو سکتا ہے۔

اور ہمارا پہلا نکتہ یہ ہوگا:

I

اُن مواقع پر غور کریں جب یہ نعرہ—"مُبَارَك ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے"—موزوں تھا یا ہوگا :

اور پہلے، ایامِ قدیمہ میں بنی اسرائیل اس نعرہ کو—"مُبَارَك ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے"—اُس وقت بلند کیا کرتے تھے جب اُن کے سرفراز سپاہی میدانِ جنگ سے فتح یاب ہو کر لوٹتے تھے۔ جب وہ خُداوند کی شکرگزاری کے لیے ہیکل میں حاضر ہوتے، تاکہ دشمنوں پر غلبہ پانے کے سبب سے علانیہ حمد کریں، تو لوگ اُن کا استقبال اِسی نعرہ شادمانی سے کرتے: "مُبَارَك ہے وہ جو یہوواہ کے نام سے آتا ہے"۔

یہ نعرہ دیگر اقوام کی صداؤں سے یکسر مختلف تھا! بعض اقوام فقط اپنے سورماؤں کی بڑائی کیا کرتی تھیں، لیکن خُدا کے لوگ خُدا کے ہاتھ کو دیکھتے، اور اقرار کرتے کہ فتح یاب ہونے والا فقط خُداوند کے نام سے آیا ہے۔ اور جب وہ اُسے برکت دیتے اور اُس کے کارناموں کے لیے اُسے نیک تمنائیں دیتے، تو ساری تمجید اُس آقا کے نام منسوب کرتے جس کے نام سے وہ آیا—یعنی یہوواہ۔

جب فلسطی اپنے معبودوں کی بڑائی کرتے، اور موآب و عمون اپنے بُتوں کے حضور گیت گاتے، اُس وقت اسرائیل اپنے فتوحات کے ترانوں میں اِس بات کا اہتمام کرتا کہ وہ خُداوند—یعنی اسرائیل کے خُدا—کی تمجید و جلال کو سربلند کرے: "مُبَارَك ہے وہ جو یہوواہ کے نام سے آتا ہے"۔

پس، اے میرے عزیزو، جب کبھی ہم کسی انسان کا شُکریہ ادا کریں جو ہم پر مہربان ہو—(اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اُس کا شُکریہ ادا کریں)—تو ہم خُداوند اپنے خُدا کا شُکریہ اُس سے بھی بڑھ کر کریں۔ خُدا کا شُکریہ ادا کرو، اور ثانوی وسیلوں کا بھی، لیکن عزت کو فقط وسیلہ پر منسوب نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تم خُدا کی حضوری میں کوئی بُت قائم کرو۔ ہمہ وقت اِس بات کا خیال رکھو کہ وہ خُدا جس کی تم پرستش کرتے ہو، وہی تمہارے دوستوں کے ذریعے سب کچھ تمہارے فائدہ اور ربائی کے لیے عمل میں لاتا ہے۔ پس جو کوئی بھی تمہارے لیے بھلائی لائے، چاہے وہ روحانی ہو یا جسمانی، تم کہو: "مُبَارَك ہے وہ جو میرے پاس یہ رحمت لے کر آتا ہے۔ میں اُسے یہوواہ کے نام سے آیا ہوا پہچانتا ہوں۔"

یہی نعرہ بدرجہ اتم ہمارے خُداوند کے ظہور پر بھی موزوں تھا۔ جب کلام مجسم ہوا اور آسمان کے تخت سے جھک کر بیت لحم کی آخور میں آ بسایا، تو گو ان ہی الفاظ کا استعمال اُس وقت نہ ہوا ہو، لیکن فرشتوں کا آدھی رات کا نغمہ یقیناً اسی رُوح سے "لبریز تھا: "اعلیٰ عالموں میں خُدا کی تمجید، اور زمین پر انسانوں سے خُدا کی خوشنودی۔"

اُس سارے گیت کی رُوح کیا تھی؟ جز یہ کہ "ہوشعنا"؟ اُس کا خلاصہ کیا تھا؟ فقط یہی: "مُبَارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے۔"

چرواہے اِس سے بہتر اور موزوں کلمات استعمال نہ کر سکتے تھے، اور مشرقی دانا جب اُس ننھے پالنے کے گرد جمع ہو کر اپنا سونا، لُبّان، اور مُر لائے، اور اُس کے حضور شکرگزاری کا خراج پیش کیا، تو یقیناً اُنہوں نے مریم، یوسف، اور بچے کو دیکھ کر یہ کہا ہوگا: "مُبَارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے۔"

اور کاش قومیں اِسے جانتیں! کاش اسرائیل پہچانتا! کاش زمین کے بادشاہ اِسے تسلیم کرتے! تو ایک عالمگیر نعرہ آسمان کی جانب بلند ہوتا: "بالآخر وہ آیا جس کا وعدہ تھا! عورت کی نسل پیدا ہوئی! مسیحا ظہور میں آیا! صلح کا شہزادہ ہے شمار برکات کے "ساتھ آ پہنچا! مُبَارک ہے وہ جو یہوواہ کے نام سے آتا ہے"

اور میرا خیال ہے کہ سمندر و خشکی، بلکہ آسمان اور آسمانوں کے آسمان بھی اُس گھڑی کی رُوح میں شریک ہو جاتے؛ سمندر اپنی موجوں کے ساتھ گرجتا: "مُبَارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے!" اور اے جنگلات! تمہارے ہر درخت سے یہی نغمہ "بلند ہوتا، یہاں تک کہ سب اقوام ایک زبان ہو کر یہ گاتیں: "مُبَارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے"

اور میرے متن کے مطابق، یہی نعرہ ہمارے نجات دہندہ کی زندگی کے ایک اور مرحلہ پر بھی بلند ہوا۔ جب وہ گدھے کے بچے پر سوار ہو کر فتح مندانہ یروشلم میں داخل ہوا، تاکہ اپنے باپ کے گھر پر قبضہ کرے، اور اُن سوداگروں کو نکال دے جنہوں نے اُسے ڈاکوؤں کا غار بنا دیا تھا۔ تب، جب وہ یہودیوں کا بادشاہ کہلا کر آ رہا تھا، لوگ درختوں پر چڑھ گئے، کھجور کی ڈالیاں توڑ ڈالیں، اور سڑک کے کنارے بچے "ہوشعنا" پکارنے لگے۔

یہ ہمارے خُداوند کی خوشی کا وقت تھا، اور یروشلم ایسا معلوم ہوا گویا وہ اپنی سرد مہری کو جھاڑ کر اُس کو قبول کر لے گا جسے خُدا نے بھیجا تھا۔ کاش وہ ایسا کرتی! لیکن یہ سچائی اُس کی آنکھوں سے چھپی رہی، اور وہ اُجڑی، کیونکہ اُس نے دل "اِسے اور راستی سے یہ نہ کہا: "مُبَارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے"

اور کیا یہ خیالی بات ہوگی اگر میں یہ تصور کروں کہ جب ہمارا خُداوند اپنی زمینی خدمت مکمل کر کے اپنے آسمانی تخت پر واپس گیا، تب آسمانی لشکر اور خون سے دھلے گیت گانے والے جب اُنہیں لے جانے کے لیے آئے، جب وہ اسیری کو اسیر کر کے بلند ہوا، جب موتی کے دروازے اُس کے داخلے کے لیے کھولے گئے، تو کیا آسمان کی وہ روشن مخلوق زریں گلیوں میں جمع ہو کر نہ پکاری ہوگی: "ہوشعنا! مُبَارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے!"؟

میں گمان نہیں کر سکتا کہ وہ اُس خوشی کے اظہار سے باز رہ سکے ہوں گے جب اُنہوں نے اُسے دیکھا کہ اُس کے جامے لال ہیں، کہ وہ ابھی ابھی دشمنوں پر غالب آیا ہے، کہ وہ فتح یاب ہو کر آیا ہے۔ وہ عظیم فاتح، وہ سورما جس نے اسرائیل کے سب دشمنوں کو مغلوب کر کے اپنے پاؤں تلے گچلا ہے۔ یقیناً وہ بار بار کہے ہوں گے: "ہوشعنا! مُبَارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے"

اور آخرکار، ان سب مواقع کے اختتام پر، میں اُس گھڑی کا ذکر کیوں نہ کروں جب وہ جو زیتون کے پہاڑ سے آسمان پر گیا، ویسے ہی جسمانی طور پر دوبارہ آئے گا؟ کیا اُس وقت اُس کے منتظر لوگ یہ عظیم نعرہ نہ بلند کریں گے: "ہوشعنا، ہوشعنا اعلیٰ عالموں میں! مُبَارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے!"؟

خُدا کے بیٹے کا آنا ہے دین دنیا کے لیے خوشی کا باعث نہیں، بلکہ خُداوند کا دین اُن کے لیے تاریکی کا ہوگا، نہ کہ نور کا۔ زمین تند تنور کی مانند جلے گی: "وہ دین آتا ہے جو تنور کی مانند جلے گا، اور سب متکبر اور بدکردار بھوسے کی مانند ہوں گے۔" لیکن راستبازوں کے لیے مسیح کا آنا اُن کی عظیم اُمید ہے۔ وہ دین جب خُدا کے بیٹے ظاہر ہوں گے، وہی دین جس کی تمام مخلوق ابیں بھر کر راہ تکتی ہے، کیونکہ وہ ہمارا قیامت کا دین ہوگا، جب ہماری رُوحیں جو دیر سے جسم سے جُدا تھیں، اُن کے ساتھ دوبارہ ملائی جائیں گی، اور ہمارے جسم اُس کے جلالی جسم کی مانند جی اُٹھیں گے، "کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا، تو ہم اُس کی مانند ہوں گے، کیونکہ ہم اُسے ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔"

روح اور دُلہن کہتے ہیں: "آ، آ!" اور یہی روح اور دُلہن کہیں گے: "خُوش آمدید، خُوش آمدید، اے بادشاہوں کے بادشاہ!" جب وہ آئے گا۔ جو سب سے زیادہ جاگتے رہے، جو سب سے زیادہ آرزومند رہے، جنہوں نے اُس کے جلالی ظہور کے لیے سب سے

بڑھ کر پیاسا رہنا سیکھا، وہی خوشی سے بڑھ کر نکلیں گے تاکہ سلیمان بادشاہ کا اُس تاج کے ساتھ استقبال کریں جو اُس کی ماں نے اُسے اُس کی شادی کے دن پہنایا تھا۔ اور اُن کے فتح مند نعرے کا مضمون یہی ہوگا:

"ہوشعنا! مُبارک ہے وہ جو یہوواہ کے نام سے آتا ہے"

یونہی میں نے اُن سب مواقع کا اجمالی ذکر کیا جن پر یہ نعرہ نہایت موزوں معلوم ہوتا ہے۔
اب کچھ دیر کے لیے آئیں اور غور کریں

II

اس نعرہ کا دائمی استعمال کی خاطر موزونیت :

نہ فقط کبھی کبھار، بلکہ ہمیشہ۔

اور اس نعرہ کو دو رُخوں سے دیکھا جا سکتا ہے—اَوّل، بطور سرور و شادمانی: "مُبارک ہے وہ جو آتا ہے"—یعنی وہ مُبارک ہے، اُس کا آنا ایک مُبارک بات ہے۔ پھر دوسرے رُخ سے، یہ ایک دُعا ہے: کہ وہ مُبارک ٹھہرے، کہ وہ کامیاب ہو، اور فضل و اقبال اُسے حاصل ہو۔

پہلے تو بطور سرور: ایک غلبہ کا نعرہ، ایک فخر کا اعلان—"مُبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آیا"۔ کیا ہمیں ہمہ وقت یہ نہ کہنا چاہیے؟

مُبارک ہو وہ کہ اُس نے آدمیوں کے درمیان سکونت اختیار کی! مُبارک ہو وہ کہ کلام مجسم ہوا، اور ہم میں سکونت پذیر ہوا،"
"اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا، جیسا کہ باپ کے اکلوتے کا جلال، جو فضل اور سچائی سے معمور ہے

وہ مُبارک ہے، کیونکہ وہ زمین پر اپنی ساری خدمت کے لیے پوری طرح مستعد آیا، ساری حکمت، معرفت، مسح اور آسمانی تیل سے معمور ہو کر۔ اُس کا آنا مُبارک تھا، اُس کا کام کرنا مُبارک تھا۔ گو اُس کے حصے میں دکھ اور رنج آئے، تو بھی ہمارے لیے!" سب کچھ برکت ہی برکت تھا—اُس کے پہلے کام سے لے کر اُس آخری کلمہ تک جو اُس نے صلیب پر کہا: "تمام ہوا

جب میں اُسے دیکھتا ہوں کہ وہ انسان کی صورت میں نیچے آیا، خادم کی مانند آیا، ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لیے مرنے کو آیا، تو میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں
"مُبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے ان سب باتوں کے لیے آیا"
وہ ہمارا بھائی بن کر آیا، ہمارا سردار کابن بن کر آیا، ہمارا نائب، ہمارا کفارہ، ہمارا فدیہ دینے والا اور نجات دہندہ بن کر آیا، تاکہ ہم گناہ سے پاک کیے جائیں۔

وہی مُبارک ہے—ساری برکتیں اُسی میں ہیں، ساری برکتیں اُسی کے وسیلہ سے آتی ہیں، ساری برکتیں اُسی کی میراث ہیں۔ خُدا نے اُسے یہ ساری برکتیں بخشیں، اُسی سبب سے وہ مُبارک ہے۔

اور اے بھائیو، اگر وہ اپنے کام میں مُبارک تھا، اور اُس کے سرانجام دینے میں مُبارک، تو کیا وہ اب بھی مُبارک نہ ہے، اور کیا ہمیں اُسے اب بھی مُبارک نہ کہنا چاہیے، جب وہ آسمان پر چڑھ گیا، اور اُس قیمتی خون کو پردہ کے اندر لے گیا، اور اُسے چھڑکا، اور وہاں کھڑا ہے، تاکہ ہمارے لیے ایک مؤثر سردار کابن کی مانند شفاعت کرے؟
مُبارک ہے وہ جو یہوواہ کے نام سے آیا—"وہ عظیم سفیر صلح، جو ناراض خُدا اور باغی انسان کے درمیان صلح لے کر آیا۔"
وہی ہماری صلح ہے، اور اُس کا نام اب تک اور ابد تک مُبارک ہو
وہ ہمارا شہزادہ ہے، آئیں اُسے سجدہ کریں۔

وہی ہماری ساری نجات، ہماری ساری اُمید، ہماری ساری خواہش ہے۔ ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ ہم اُس کی مانند ہوں اور ہمیشہ اُس کے ساتھ ہوں۔ برکتیں اُسی میں ہیں۔ وہی مُبارک ہے۔ خُدا نے اُسے مُبارک ٹھہرایا ہے۔
ابد سے ابد تک سب نسلیں اُسے مُبارک کہیں گی

"پس یہ نعرہ ایک شادمانی ہے—ہم اُس کے فتح مند داخلہ پر نعرہ زن ہیں: "مُبارک ہے وہ جو آتا ہے"

لیکن یہ ایک دُعا بھی ہے۔ اے میرے پیارو، ہم اپنے خُداوند یسوع المسیح کے لیے جو کچھ بھی کر سکتے ہیں، وہ نہایت محدود ہے!
اگر ہم اُسے سب کچھ دے دیں، اگر اپنے بدن بھی جلنے کو دے ڈالیں، تو بھی وہ بہت ہی کم ہوگا، ایسے منجی کے لیے! لیکن کیا

بڑی رحمت ہے کہ ہماری خواہشات پر کوئی حد نہیں۔
اگر ہم اپنے اعمال سے اُس کی خدمت نہ بھی کر پائیں، تو اپنی تمنائوں سے اُسے مُبارک کہہ سکتے ہیں۔
میں کہنے ہی کو تھا، ہم اپنی آرزوؤں کے ذریعے اُس کے لیے لانتہا برکت مانگ سکتے ہیں، کیونکہ ہماری چاہت کی قدرت لامحدود ہے۔ اور یہی آرزوئیں قابلِ قبول اور مؤثر دُعا کی صورت اختیار کر سکتی ہیں۔

جو کچھ میں مسیح کے لیے نہ کر سکوں، اُس کے لیے میں دُعا مانگ سکتا ہوں کہ خُدا کرے وہ ہو جائے۔
اگر میں اُس کی خوشخبری کو ہر سرزمین پر نہ بھی سنا سکوں، تو جہاں تک ممکن ہو، سناؤں گا، اور دُعا مانگوں گا کہ خُدا بہتوں کو اُٹھانے جو اُسے ہر جگہ سنائیں۔
اور اگر میں اُس کے سر پر کئی تاج نہ رکھ سکوں، تو جو کچھ میرے پاس ہے اُس کے قدموں میں رکھ دوں گا، اور پھر میری تمنائیں بار بار اُسے تاج پہنائیں گی، اور میری دُعائیں اُس کے تختِ جلال تک جا پہنچیں گی، اور اُس کے پیارے سر پر نئے تاج رکھ دیں گی۔ اُسے مُبارک کہتی رہیں گی، کہ اُس نے مجھے یہ فضل دیا کہ میں جو نہ دے سکا، وہ مانگ تو سکا۔

اس معنی میں، اے بھائیو، ہم بڑی حد تک اُس کو مُبارک کہہ سکتے ہیں جو خُداوند کے نام سے آیا—اپنی تمنائوں سے، آرزوؤں سے، جدوجہد سے، اور خاص طور پر اپنی دُعاؤں سے۔

اب سوال یہ ہے:
کون سی برکت ہے جو ہم اپنے خُداوند یسوع المسیح کے لیے چاہیں گے؟
کون سی دُعائیں ہیں جو ہم اُس کے لیے کریں گے؟

چنانچہ لکھا ہے:
—”اُس کے لیے برابر دُعا کی جائے گی“
تو پھر، ہم اُس کے لیے کیا مانگیں؟

ہم اوّل اُس کیلئے دعا کریں گے جو خُداوند کے نام سے آتا ہے کہ وہ اپنی کلیسیا میں مُبارک ٹھہرے۔ اے کاش! کہ وہ اپنی کلیسیا کو ابھی کے وقت میں برکت دے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ہم اس وقت ایک خشک زمانہ میں آ گئے ہیں۔ شاید خُدا اپنی کلیسیا کو تنبیہ دینے پر ہے، کیونکہ جب بیداری آئی تو ہمارے پاس اتنا فضل نہ تھا کہ ہم اُسے قائم رکھ سکتے۔

تقریباً ہر جگہ اسرائیل پر ابر چھایا ہوا ہے—جہاں سرگرمی کی جگہ غفلت نے لے لی ہے۔ خُدا جانتا ہے کہ ہم کبھی بہت سرگرم نہ تھے—میری مراد یہ ہے کہ خُدا کی کلیسیا بطور مجموعی کبھی بہت سرگرم نہ تھی—لیکن جو سرگرمی کبھی پیدا ہوئی تھی، وہ بھی اب جاتی نظر آتی ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ وہ فنا نہ ہو، بلکہ اس کے برعکس، جو جوش و غیرت ہمارے دور میں کبھی ہوا، وہ دس گنا زیادہ ہو جائے—زُوحوں کی خاطر وہ تڑپ، خُدا کے فضل کی منادی میں وہ محنت، خُدا کے لوگوں کی وہ دلی تمنا اور دُعائیں—یہ سب کچھ تازہ قوت کے ساتھ اُسروں ہو، اور ہم کہیں، ”خُداوند نے اپنی کلیسیا کو یاد کیا، اور اُس کا نام ”مُبارک ہو“

آج کی شب، مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے ہر ایک جو اس کلیسیا اور جماعت کا حصہ ہے، یہ دُعا کرتے ہیں، ”اے خُداوند، اپنے کلام کو ترقی دے، اپنے خادم کو قوت عطا فرما، اپنے بندوں کو فضل زیادہ عطا کر، اُنہیں پاکیزگی بخش، دنیا سے جُدا کر، دعا میں قوت دے—اُنہیں اپنے ساتھ رفاقت عطا کر۔ اپنی کلیسیا کی سرحدوں میں صلح دے، اور صیّوں کے باشندے عمدہ گیہوں سے سیر ہوں۔“ اس لحاظ سے ہم مسیح کو برکت دیتے ہیں کہ ہم اُس کی کلیسیا پر برکت کی طلب رکھتے اور اُس کی فلاح کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کے بعد میں کہتا ہوں، ”اے خُداوند، بچا لے“—”اے خُداوند، برکت دے“—اُسے جو آتا ہے (اسے ایک دُعا کے طور پر لیتے ہوئے کہ کلیسیا کے دشمن اور اُس کے اپنے دشمن پراگندہ ہوں)۔ مسیح کے بہت سے دشمن اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ رومی پوپ، اُس کی تمام مجلس مشاورت کے ساتھ، آج کی گھڑی میں بھی موجود ہے—جسم میں ظاہر شدہ ضد مسیح۔ اور یہاں ہمارے انگلستان میں، ہر کوچہ و گلی میں، ہر کونے میں، پادری سرگرم ہیں، اور ہماری قائم شدہ کلیسیا کے خادمین میں سے اکثر سخت گیر پاپائی ہیں، جو روم کا کام کر رہے ہیں اور ایک پروٹسٹنٹ کلیسیا کی روٹی کھا رہے ہیں۔

پھر بے دینی بھی ہے، جو اپنی سی پوری کوشش سے اپنے ماننے والے بڑھا رہی ہے، ایسا جوش کہ اگر وہ نیک مقصد کے لیے ہوتا تو قابلِ تحسین ہوتا۔ وہ سمندر و خشکی چھان مارتے ہیں کہ مرید بنائیں، اور مسیح کے نام لیوا بہت سوں کی سرد مہری کو شرمندہ کرتے ہیں۔ مسیح کے دشمن بہت ہیں۔ کلیسیا بہت کمزور ہے، بلکہ وہ تو ایسی ہے جیسے ہوا میں ہلتی ہوئی ٹی۔ اپنے خُداوند کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں ہوا—میں اُڑتی ہوئی بھوسے کی مانند۔

مگر، اے عزیزو! ہم یہ دعا کریں کہ وہ مُبارک ٹھہرے جو خُداوند کے نام سے آتا ہے، کہ اُس کے سب دشمن پر اُگندہ ہوں، آسمانی مقاموں میں بدی کی طاقتیں مغلوب ہوں، سچائی اور انجیل کو فتح نصیب ہو—وہ جو نجات دیتی ہے غالب آ جائے، اور وہ جو ہلاک کرتی ہے پسپا ہو، وہ جو پاکیزہ بناتی ہے جلوہ گر ہو، اور جو خُدا کے نام کو ناپاک کرتی ہے نیست و نابود ہو۔ مسیح اپنے دشمنوں پر فتح پائے والے کے طور پر برکت پائے۔

ہم مزید دلی دعا کر سکتے ہیں کہ خُداوند رُوحوں کی نجات میں برکت پائے۔ اے کاش! کہ وہ اس پہلو سے اس جماعت میں اور بھی زیادہ برکت پائے۔ جب کوئی توبہ کرنے والا نہ ہو تو منادی بہت خشک کام بن جاتی ہے۔ بونا اچھا ہے، اور آدمی بونے کے موسم میں خوش ہوتا ہے، لیکن اگر ایک شخص کو سارا سال ہی بونا پڑے اور کبھی سنہری گٹھے نہ دیکھے، تو اُس کا تھک جانا عین فطری ہے۔ اگرچہ خُدا کے لیے بونے میں ہمیں تھکنا نہیں چاہیے، پھر بھی انسان کمزور ہے۔

ابھی کے زمانہ میں کتنی کم توبہ و نجات دیکھنے میں آتی ہے! کلیسیا کی ترقی آبادی کی رفتار سے کہیں پیچھے ہے۔ ہر سال، میرے خیال میں، لندن میں گناہ انجیل پر غالب آ رہا ہے، اور جو کچھ کوششیں ہو رہی ہیں، وہ عوام الناس پر مؤثر نہیں۔ ہم بمشکل اپنی حالت کو برقرار رکھ پاتے ہیں، یقینی طور پر ہم نے کچھ زیادہ ترقی نہیں کی، اگر کی بھی ہو۔

یقیناً ہم خود کو مبارکباد دیتے ہیں کہ بہت سی کلیسیائیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ مگر کیا کوئی اُن میں جاتا بھی ہے؟ بعض اوقات ہم سوچتے ہیں کہ بہت سی عبادت گاہیں موجود ہیں۔ ہاں، مگر اُن میں سے کتنی آدھی خالی ہیں، یا اس سے بھی کم بھری ہوتی ہیں؟ اور اگر وہ بھری ہوں بھی، تو کتنی جگہوں پر انجیل غیر واضح طریقہ سے منادی کی جاتی ہے! صور سے کوئی یقینی صدا نہیں نکلتی۔

کسی حد تک مسیح منادی کیا جاتا ہے، مگر دھند میں لپٹا ہوا—یقینی طور پر اس انداز میں نہیں جس میں مسافر راہ نہ بھٹکیں، بلکہ ایسے انداز میں جو الجھاؤ بھرا ہو، مشکل الفاظ اور رنگین خطابت کی دھند میں لپٹا ہوا، کہ اکثر لوگ اپنے دائیں بائیں ہاتھ میں فرق نہ کر سکیں، اور صرف فصیح خطیب کی تعریف کریں، مگر نہ سمجھ سکیں کہ وہ کہتا کیا ہے۔

کتنے ایسے ہیں جن کے پاس معرفت کی کنجی ہے، مگر دروازہ نہیں کھولتے! وہ تو گویا یہی دکھانا چاہتے ہیں کہ کس خوبی سے اسے بند رکھتے ہیں، اور کتنی مہارت سے ہجوم کو باہر رکھتے ہیں۔ ہمیں تبدیلیاں دیکھنے کی تمنا ہے۔ خُدا کرے کہ اس ملک میں لاکھوں کی تعداد میں نجات کیسی تبدیلیاں ہوں! اور دیگر اقوام میں، اے کاش کروڑوں کی توبہ ہو! دنیا آبادی سے بھر گئی ہے، مگر یسوع مسیح کو ابھی تھوڑے ہی لوگ ڈھونڈتے ہیں۔ تنگ بے دروازہ، اور سُکڑا ہوا بے راستہ، اور تھوڑے ہیں جو اُس میں سے داخل ہوتے ہیں۔ اے خُداوند، کب تک؟ کب تک؟ کب تک؟ اُٹھ اور گناہگاروں کو اپنی طرف پھیر

اسی خیال کو تھوڑا اور بڑھاتے ہوئے ہم دُعا کریں کہ مسیح دُور دُور تک جلال پائے اور مُبارک ٹھہرے۔ ہمیں اُس جنگ کے انجام پر کوئی شک نہیں، جو ہم اندھیروں کی طاقتوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مسیحیت کے غالب آنے میں ایک ہزار برس لگیں۔ ممکن ہے کہ دس ہزار برس، یا پچاس ہزار، یا ایک لاکھ سال لگیں۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا۔ خُدا کے نزدیک دیکھ، میں جلد آنے والا ہوں۔ لیکن وہ ”جلد“ شاید ہمارے خیال کا ”جلد“ نہ ہو، اور جو کہتے ہیں ”and“—یہ جلد ہوگا—بہت جلد کہ اگلے بیس، پچاس، یا سو برسوں میں سب کچھ ہو جائے گا، وہ نہیں جانتے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔

ہم جو اب کام کر رہے ہیں، وہ ان مرجان کے کیڑوں کی مانند ہیں جو سمندر کی تہ میں ایک چٹان بناتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے بنیاد ڈالتے ہیں، چوڑی اور مضبوط ایک طویل، طویل وقت لگے گا کہ وہ چٹان سطح سمندر پر آئے، کہ وہ دکھائی دے، کہ اُس پر مٹی اور کائی جمع ہو۔ اور پھر اور بھی طویل وقت لگے گا کہ اُس پر چھوٹے چھوٹے پودے اور کائی اُگے، اور پھر ناریل کے درخت پھوٹیں، اور وہاں انسان اور جانور بسیں۔

وہ ابتدائی کیڑے جو بنیاد رکھتے ہیں، مر جاتے ہیں۔ وہ چلے جاتے ہیں، اور اُن کے بعد والے، اور اُن کے بعد والے، اور چٹان اب بھی نظروں سے اوجھل ہے۔ یہی ہماری مانند ہے۔ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں، وہ یہ کہ کام کیے جائیں، پورے زور سے کیے جائیں۔ ہماری دُعا یہ نہیں ہونی چاہیے کہ ہم اپنی ساری کامیابی خود ہی دیکھ لیں۔ مجھے موسیٰ کی دعا پسند ہے، ”اپنے بندوں پر اپنا کام ظاہر کر، اور اپنی تمجید اُن کی اولاد پر۔“ اس لیے چاہے حالات کیسے بھی ہوں—یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم بمشکل اپنا مقام بچا پائے ہوں، اور خُداوند کے کام کی ترقی کو دیکھنا دشوار ہو—پھر بھی ہم نے محض آغاز ہی دیکھا ہے۔

اور ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ جب اس عظیم نظم کے آخری اشعار آئیں گے، اگرچہ کتاب کی ابتدا کچھ دردناک اور تاریک ہو، تو ”انجام یہ ہوگا،“ خُداوند کے لیے گاؤ، کیونکہ اُس نے جلیل الشان فتح پائی؛ گھوڑا اور اُس کا سوار اُس نے سمندر میں پھینک دیا۔

کسی بھی عظیم مقصد کی کامیابی میں ایک نسل کافی نہیں ہوتی۔ بہت سی نسلیں اس میں شریک ہوتی ہیں۔ پہلے بے توجہی کا زمانہ آتا ہے پھر حقارت کا پھر شاید سخت ایذا رسانی کا اور پھر، شاید جب ہم اس کی امید بھی نہیں رکھتے، تو فتح کا لمحہ آ پہنچتا ہے۔

اور یہی انجام مسیح کے عظیم کام کا ہوگا۔ فقط ہماری دُعا یہ ہو کہ خُدا اپنی راستبازی میں اپنے کام کو مختصر کرے۔ کہ وہ جلد اپنے پہلو پر تلوار باندھ کر نکلیں، اور اپنی بڑی قدرت لے کر سلطنت کرے۔ شاید اگلے سال کے آنے سے پہلے، اگر خُدا چاہے، تو ساری اقوام اپنے بتوں کو ترک کر کے مسیح کی طرف رجوع لائیں۔ خُدا جو چاہے کر سکتا ہے۔ وقت اس کے لیے کچھ نہیں۔ آدمیوں کے ہاں فولاد اور لوہا ابستہ ابستہ تیار ہوتے ہیں، مگر روحانی دُنیا میں، خُدا کو فقط ایک چنگاری بھڑکانی ہے، اور آگ زمین پر دوڑ جائے گی اور اپنی پاک روشنی سے اسے منور کر دے گی۔

وہ سب اذیان کو بیک وقت متاثر کر سکتا ہے، اور اولاد کے دل باپ کی طرف، اور سب انسانوں کے دل صلح کے شہزادہ کی طرف موڑ سکتا ہے، اگر وہ چاہے۔ اور شاید وہ یہی کرنے کو ہے۔ ساری جنگ کو ایک عظیم آخری یلغار سے فتح دینے کے لیے، جب بادشاہ خود قیادت کرے گا، اور پھر فتح مند پرچم بلند ہوگا، اور خُداوند خُدا قادر مطلق سلطنت کرے گا۔ جیسا وہ چاہے ویسا ہو، ہم ہر مایوسی میں، ہر وقت جب ہم اپنی علامت نہ دیکھیں، یہ کہیں گے، "تو مُبارک ہو، اے یسوع! تاج تیرا ہوگا اور تو "فتح پائے گا۔ تیری بادشاہی آئے، اور تیری مرضی جیسے آسمان پر پوری ہوتی ہے، ویسے زمین پر بھی ہو۔

اب آخر میں، اے عزیزو، ایسے اوقات بھی آتے ہیں جب یہ صیغہ ہم اپنی ذاتی حالت پر بھی لاگو کر سکتے ہیں۔ میں فقط اُن اوقات کی طرف اشارہ کروں گا۔ پہلا وقت ہماری توبہ کے وقت ہوتا ہے۔ جب ہم گناہ کی زنجیروں میں گرفتار، رنج و غم کے عالم میں تھے، جب شریعت نے گناہ کو زندہ کیا اور ہم مر گئے، اور ہر امید ناامیدی کی قبر میں دفن ہو چکی تھی۔ تو تمہیں یاد ہو گا کہ تم اور میں نے مسیح کا استقبال کیسے کیا۔ مجھے تو وہی مقدس سبت کی صبح یاد ہے، اور وہ مقام بھی یاد ہے جہاں میں کھڑا تھا۔ کچھ تم میں سے شاید اتنی وضاحت سے یاد نہ رکھیں۔ پر یہ کچھ اہم نہیں۔ پر کچھ تو ضرور یاد رکھتے ہیں۔

آہ! کیسا مُبارک تھا وہ جو خُداوند کے نام سے ہمارے پاس آیا! گناہ معاف ہو گیا، شک و شبہ بھاگ گئے، ناامیدی جاتی رہی، خوشی اور سلامتی ہماری جانوں میں بہنے لگی۔ وہ ہمارے اندر اچھل پڑی، اور ہم اتنے شادمان تھے کہ اپنے شوق و محبت کا اظہار کرنا بھی مشکل تھا۔ اے عزیز منجی! ہمارے روحانی جنم کے اُس پہلے دن، اور اُس کے بعد بھی جب ہم اپنی منگنی کی محبت میں تھے، ہم اور کچھ کہہ ہی نہ سکتے تھے سوائے اِس کے کہ، "مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آیا اور میری جان کو بچا لیا"

اُس دن سے لے کر آج تک، بارہا ہم نے اپنی توبہ کی تجدید محسوس کی ہے۔ خُداوند کی حضوری کی تازگی پائی ہے۔ تم بہت پڑمردہ اور دنیادار ہو چلے تھے، اور تمہاری جان خاک سے لپٹی تھی، لیکن شاید کسی واعظ کے دوران یا خبیہ دُعا میں، یا شاید کاروبار کے بیچ ہی خُداوند نے تمہیں پھر سے ملاحظہ فرمایا۔ وہ تمہارے چہرے کی بشاشت بنا، اور تمہاری جان کو بحال کیا۔

آہ! میں جانتا ہوں جب تمہاری مسیح سے رفاقت پہلے جیسی شیریں ہوئی، تو تم نے کیسا گیت گایا، "مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے!" خُداوند اُن تمام پر ایسی بہاریں نازل کرے جو گمراہی کی راہوں پر ہیں! کاش وہ ابھی تمہارے دل کے دروازے پر دستک دے! آہ! اُس کے لیے در کھولو، اور اُسے اندر آنے کی اجازت دو، کیونکہ زمین پر کوئی قوت ایسی نہیں جو کمزور دل کو ایسی تازگی بخشے جیسا کہ مسیح کی نئی حضوری دیتی ہے۔

اسی طرح، اے عزیزو، تم اور میں نے جب کبھی خُدا کے گھر میں خوشی کے خاص لمحات پائے، تب بھی یہی کہا۔ کیا تم نے کبھی اسی مقام پر، جب ہمارا گیت اوپر کو بلند ہوا (اور ہزاروں نے خُدا کی حمد کی)۔ جب ہم سب کلام مقدس کے فضل آمیز الفاظ سے ایسے ہل گئے جیسے جنگل کے درخت باد صبا سے لرزتے ہیں۔ تو کیا تمہارا دل یہ صدا بلند کرنے کو نہ چاہا، "بوشعنا! مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے!"؟

ہاں، واعظ تمہیں اُس کے آقا کی خاطر عزیز ہوا، لیکن واعظ کا آقا۔ آہ! تمہارے دل میں اُس کے لیے کیسی محبت تھی۔ اُس کے نام کی کیسی خوشی! کیسی لذت جب اُس کا نام خوشبو کی مانند بھایا گیا، اور خُدا کی محبت تمہارے دلوں میں رُوح القدس کے وسیلہ سے اُٹھیلی گئی! کیا تمہیں یاد ہے جب تم مقدس دن منانے والے ہجوم کے ساتھ اوپر کو گئے، جب تم خُدا کی قربانگاہ کی طرف نہایت خوشی سے گئے، شکرگزاری کی آواز کے ساتھ؟ آہ! تب یہ صدا بلند ہوئی

برکتیں ہمیشہ تک اُس پر ہوں"
"جو گناہگار انسانوں کی خاطر صلیب اُٹھائے ہوئے تھا۔

اور ایک بار پھر، آخر میں، جب کبھی خُدا اپنی کلیسیا کو بیداری بخشتا ہے، تب یہی صدا بلند ہوتی ہے، "مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے!" ایک دینی بیداری، اُس نوع کی جب سب پر ایک گہرا روحانی اثر طاری ہو، جب ایماندار زیادہ سنجیدہ اور دُعاگو بنیں، جب وہ نجات نہ پانے والوں کی طرف زیادہ توجہ دیں اور اُن کے بچاؤ کے لیے زیادہ فکر مند ہوں، اور جب وہ جو نجات سے دور ہیں، خُدا کے کلام میں دلچسپی لینے لگیں، اپنے گناہوں کا احساس کرنے لگیں، رحم کی فریاد کریں، اور صیّوں کی طرف اپنے چہروں کے ساتھ راستہ پوچھیں۔

ہم نے خُداوند کو پچھلے سترہ برس سے اپنے ساتھ پایا ہے—کسی جوشیلے ہلچل کے بغیر، مگر ایک مسلسل برکت کی دھار میں، اور میں بہت مشتاق ہوں کہ ہم یہ نعمت کھو نہ بیٹھیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اُس کی حضوری کا ایک اور وسیع جلوہ دیکھیں جو ہم نے اب تک نہ دیکھا ہو۔ میں تم میں سے اُن سے جو دُعا میں زور رکھتے ہیں، چاہتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ ہر صبح اور ہر رات یہ دعا کریں کہ خُدا پھر سے ہم پر ظاہر ہو۔

ہم حوصلہ ہارے ہوئے نہیں—نہایت دور اس سے۔ ہم کبھی بھی ایسے نہیں رہے کہ سائلین نہ ہوں، اور کلیسیا میں نئے شامل نہ ہوں، لیکن ابھی بھی ہماری جماعت میں بہت سے نجات نہ پانے والے ہیں۔ ہم نے تب بھی، جب ہم پارک اسٹریٹ میں تھے، یہی پایا کہ ہماری جماعت میں نشستوں سے زیادہ لوگ تھے۔

مجھے یاد ہے ایک شخص ایک رات جگہ لینے آیا اور وہ بہت دیانتدار تھا، اور چاہتا تھا کہ پہلے مجھ سے مل لے۔ اُس نے کہا، "جناب، کسی نے مجھے بتایا کہ اگر میں یہاں نشست لوں تو مجھ سے توقع کی جائے گی کہ میں تبدیل ہو جاؤں، اور میں اُس کی ضمانت نہیں دے سکتا۔" میں نے کہا، "میرے عزیز دوست، جس نے تم سے یہ کہا اُس نے سچ کہا، لیکن شاید اُسے ٹھیک طور سے پیش نہ کیا۔ اگر تم نشست لوگے تو ہم اُمید کریں گے کہ تم تبدیل ہو جاؤ گے۔ یہ بات نہیں کہ تم خود کو تبدیل کرو، بلکہ یہ ہے کہ اگر تم خُدا کا کلام سنو گے تو ہم اُمید رکھتے ہیں کہ خُدا تمہیں برکت دے گا، کیونکہ"، میں نے کہا، "مجھے بمشکل کوئی یاد آتا ہے جس نے یہاں بیٹھا ہو اور تبدیل نہ ہوا ہو۔"

مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ نشست رکھنے والوں کے درمیان یہ توقع عام تھی کہ خُدا اُنہیں برکت دے گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ دے گا۔ لیکن پھر بھی میری خواہش ہے کہ ہماری کلیسیا میں اور بھی لوگ شامل ہوں۔ میرے خیال میں ہمارے پاس چار ہزار دو سو اراکین ہیں، لیکن ہم اس سے زیادہ جگہ رکھتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ تعداد چھ ہزار ہو۔ یہ کتنی بڑی خوشی ہو گی! اتنے زیادہ کہ شاید میں یہ کہنے پر مجبور ہو جاؤں کہ مجھے کسی اور تالاب میں جا کر مچھلیاں پکڑنی ہیں، یہاں تو سب پکڑے جا چکے ہیں۔

کیا یہ رحمت نہ ہو گی اگر سمندر میں کوئی اور مچھلی نہ بچے جسے پکڑا جائے، بلکہ ہر وہ جو اس عبادت گاہ میں آئے، وہ مسیح میں تبدیل ہو جائے؟ اُس کی قدرت لامحدود ہے۔ اُس میں کوئی حد نہیں سوائے اُس کے کہ ہماری بے ایمانی کبھی اُس کو نعمتوں کی معیشت میں محدود کرتی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے: "وہ وہاں بہت سے معجزے نہ کر سکا کیونکہ وہ ایمان نہ لائے۔" اُہ! کاش یہ بے ایمانی ہم سے دُور ہو جائے! کاش ہم ایمان لائیں، تو ہم دیکھیں۔ کاش ہم بھروسہ کریں اور دُعا کریں، تو ہم خوشی سے اُس کا جلوہ دیکھیں۔

اُہ! کاش کوئی گناہگار آج رات یسوع مسیح کے پاس آجائے! تب وہ ضرور کہے گا، "مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے!" ایک سچی دُعا تمہیں اُس کے حضور لے آئے گی، اگر وہ مخلص ہو۔ فقط اُس پر بھروسہ کرنا—یہی سب کچھ ہے؛ اُس پر تکیہ کرنا—بیس یہی کافی ہے۔ وہ گناہگاروں کے لیے مرا۔ اُس کا خون ناپاکوں کے لیے بہایا گیا۔ اُس پر ایمان لاؤ، اور اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرو۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرُجن

زبُور 118

آیت 1

"خُداوند کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے؛ کیونکہ اُس کی رحمت ابدی ہے۔" یہ شکرگزاری کے لیے ایک قائم دائم سبب ہے۔ اگرچہ ہم ہمیشہ تندرست نہ ہوں، یا ہر وقت کامیاب نہ ہوں، تو بھی خُدا ہمیشہ بھلا ہے، اور اسی لیے ہمیشہ اُس کا شکر ادا کرنے کے لیے کافی دلیل موجود ہے۔ یہ کہ وہ اپنی ذات میں نیکو ہے، اور وہ نیکو کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتا، اِس سے حمد و ستائش کا ایک ایسا چشمہ جاری ہوتا ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔

آیت 2-3

اب اسرائیل کہے کہ اُس کی رحمت ابدی ہے۔
"اب ہارون کا گھرانہ کہے کہ اُس کی رحمت ابدی ہے۔"

یہ وہ لوگ ہیں جو خاص طور پر خُدا کی خدمت کے لیے مخصوص کیے گئے تھے، اور جہاں زیادہ دیا گیا ہو، وہاں زیادہ کی توقع بھی ہوتی ہے۔ پس ہارون کے گھرانے کو شکرگزاری کا خاص نغمہ گانا چاہیے، اور اگرچہ ہم انجیل کی منادی کرنے والے کوئی کہانت کا دعویٰ نہیں رکھتے، تو بھی اگر کوئی خُدا کی تمجید میں پیش قدمی کرے، تو وہی ہوں جو اُس کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔

:آیت 4

"اب وہ سب جو خُداوند سے ڈرتے ہیں، کہیں کہ اُس کی رحمت ابدی ہے۔"
"سب کہیں، ابھی کہیں، ہر ایک اپنی زبان سے اقرار کرے کہ "اُس کی رحمت ابدی ہے۔"

:آیت 5

"میں نے تنگی میں خُداوند کو پُکارا؛ خُداوند نے مجھے جواب دیا اور کشادہ جگہ میں لا کھڑا کیا۔"
ہم میں سے اکثر یہی گواہی دے سکتے ہیں، اور نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار کہ جب ہم تنگی میں تھے، ہم نے خُداوند کو پُکارا۔ ہمارے لیے مصیبتیں بہت تھیں، مگر ہمارے پاس ہمیشہ ایک رحم کا تخت موجود ہے جہاں ہم بھاگ سکتے ہیں، اور ایک خُدا جو اپنے مضطر لوگوں کی فریاد سنتا ہے۔

:آیت 6

"خُداوند میری طرف ہے، مجھے کچھ اندیشہ نہیں؛ انسان میرا کیا کرے گا؟"
ماضی ہمیشہ مستقبل کے لیے ہمیں یقین دلاتا ہے، کیونکہ ہم ایک ایسے خُدا سے معاملہ رکھتے ہیں جو کبھی تبدیل نہیں ہوتا، پس ہمیں بھی ویسے ہی معاملات کی توقع رکھنی چاہیے۔

:آیت 7-8

خُداوند اُن کے ساتھ جو میری مدد کرتے ہیں، میرا ساتھ دیتا ہے؛"
اسی لیے میں اپنے دشمنوں پر فتح پاؤں گا۔
"آدم پر توکل کرنے کی نسبت خُداوند پر توکل کرنا بہتر ہے۔"
یہ ایک ایسی آیت ہے جو ہم نے شاید کسی گھر یا مکتب میں آویزاں نہیں دیکھی، حالانکہ یہ نہایت ضروری تعلیم ہے، "ملعون ہے وہ جو انسان پر توکل کرے، اور بشر کو اپنی بازو بنائے"، یا "انسان پر جو محض نَسَمَہ ہے، تم اعتبار نہ کرو، کیونکہ وہ کس شمار میں ہے؟"
یہ بات عظیم ہوں یا ادنیٰ، معزز ہوں یا اپنے ہی گھرانے کے افراد سب پر لاگو ہوتی ہے، کہ "آدم پر توکل کرنے کی نسبت خُداوند پر توکل کرنا بہتر ہے۔"

:آیت 9

"امراء پر اعتماد کرنے کی نسبت خُداوند پر توکل کرنا بہتر ہے۔"
یہ زیادہ بامعنی، زیادہ معقول، اور بہتر نتائج کا حامل ہے۔ خُدا ہمارے بھروسے کے لائق بادشاہوں سے بھی بڑھ کر ہے، خواہ وہ کتنے ہی نیک کیوں نہ ہوں۔

:آیت 10

"سب قومیں مجھے گھیرے ہوئے تھیں، لیکن میں خُداوند کے نام سے اُنہیں کاٹ ڈالوں گا۔"
یہ کلام داؤد پر لاگو ہو سکتا ہے، مگر بدرجہ اولیٰ مسیح پر لاگو ہوتا ہے، جس کے گرد یہودی اور غیر قومیں اکٹھا ہوئیں، مگر اُس نے اُن پر فتح پائی۔

:آیت 11-12

وہ مجھے گھیرے ہوئے تھے، ہاں، وہ مجھے گھیرے ہوئے تھے، لیکن میں خُداوند کے نام سے اُنہیں کاٹ ڈالوں گا۔"
وہ شہد کی مکھیوں کی مانند مجھے گھیرے ہوئے تھے؛ وہ کانٹوں کی آگ کی مانند بجھ گئے، کیونکہ میں خُداوند کے نام سے اُنہیں کاٹ ڈالوں گا۔
کانٹے اچھی طرح چمکتے، چٹختے، اور جلتے ہیں، مگر جلد ہی راکھ ہو جاتے ہیں۔ "کیونکہ میں خُداوند کے نام سے اُنہیں کاٹ ڈالوں گا۔"
اسی طرح ہم اپنے روحانی دشمنوں، آزمائشوں، مصیبتوں، دنیا، گناہ، موت اور جہنم کا سامنا خُداوند کے نام سے کرتے ہیں۔
"اسی نشان سے تو فتح پائے گا"۔ اور ہم بھی برہ کے خون کے وسیلہ سے غالب آتے ہیں۔

:آیت 13

"تُو نے مجھے زور سے دھکیلا کہ میں گر پڑوں، پر خُداوند نے میری مدد کی۔"
"یہ کلمہ ہمارے سخت ترین دشمنوں کے ہر حملہ کا جواب ہے۔" پر خُداوند نے میری مدد کی۔

:آیت 14-15

خُداوند میری قوت اور نغمہ ہے، اور وہ میری نجات بن گیا ہے۔"
"راستبازوں کے خیموں میں خوشی اور نجات کی آواز ہے؛ خُداوند کا دہنا ہاتھ قوی کام کرتا ہے۔
جہاں خُدا کے لوگ بستے ہیں، وہاں خوشی کی آواز پائی جاتی ہے۔ اُن کی خاندانی دعائیں اُس مکان کو خوشی سے بھر دیتی ہیں۔
اگرچہ کبھی کبھار غم و اندوہ آتے ہیں، تو بھی تابع داری اور تسلیم و رضا کی روح اُس مکان کو خوشی سے معمور رکھتی ہے۔
اور اگر لمحہ بھر کے لیے خوشی جاتی رہے، تو بھی نجات نہیں جاتی۔
"آج نجات تیرے گھر آئی ہے۔"

اگر تُو واقعی توبہ کر چکا ہے، تو یہ نجات کبھی تجھ سے نہیں چھنے گی، کیونکہ یہ ایک دائمی شے ہے، اور راستبازوں کے خیموں میں ہے۔

:آیت 16-17

خُداوند کا دہنا ہاتھ بلند ہے؛ خُداوند کا دہنا ہاتھ قوی کام کرتا ہے۔"
"میں مروں گا نہیں بلکہ جیتا رہوں گا اور خُداوند کے کاموں کو بیان کروں گا۔
بعض نے سمجھا کہ یہ زُبور حزقیہ نے اپنی بیماری اور سنخرب کی فوج کی ہلاکت کے بعد لکھا۔
ممکن ہے، مگر یہ کلام بہت سوں نے استعمال کیا ہے، جیسے وکلف نے جب پادری اُس کے بستر مرگ پر آئے اور اُس سے توبہ کا مطالبہ کیا، اُس نے کہا: "میں مروں گا نہیں، بلکہ جیتا رہوں گا، اور خُداوند کے کاموں کو بیان کروں گا۔" اور واقعی ایسا ہی ہوا۔

:آیت 18

"خُداوند نے مجھے سخت تنبیہ دی، پر مجھے موت کے حوالہ نہ کیا۔"
اُس کے بہت سے محبوب فرزند یہی گواہی دے سکتے ہیں، کیونکہ "جسے خُداوند محبت رکھتا ہے اُسے تنبیہ بھی کرتا ہے۔"
"خُداوند نے مجھے سخت تنبیہ دی، پر مجھے موت کے حوالہ نہ کیا۔"
اے تم جو بیماری سے شفا پا چکے ہو، یہ تمہارے لیے نغمہ ہے
اور بالخصوص اُن کے لیے جنہیں اُن کے گناہوں کے حوالہ نہیں کیا گیا، اور نہ اُن کی واجب سزا کے۔
"یہ تمہارے لیے سرور کا نغمہ ہے: "اُس نے مجھے دوسری موت کے حوالہ نہیں کیا، حالانکہ وہ ایسا کر سکتا تھا۔

:آیت 19-20

راستبازی کے پھاٹک میرے لیے کھول دے؛"
میں اُن میں داخل ہو کر خُداوند کی حمد کروں گا۔
"یہ خُداوند کا پھاٹک ہے، راستباز اُس میں داخل ہوں گے۔
شاید وہ جو یہ الفاظ کہتا ہے، بیکل کے خوبصورت پھاٹکوں سے داخل ہو چکا تھا۔

:آیت 21

"میں تیری حمد کروں گا، کیونکہ تُو نے میری سُنی اور میری نجات بنا۔"
ماضی، حال، مستقبل—سب برکات سے بھرے ہوئے ہیں۔

:آیت 22-24

جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سر پتھر بن گیا ہے۔"
یہ خُداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔
"یہی وہ دن ہے جو خُداوند نے بنایا؛ ہم اِس میں شادمان و خوش ہوں گے۔
اگرچہ یہ آیت سبت کے دن پر لاگو کی جاتی ہے، مگر ہر اُس دن پر بھی لاگو ہوتی ہے جسے خُدا نجات بخش بنا دیتا ہے۔

:آیت 25-27

اب تُو نجات دے، اے خُداوند! اے خُداوند، اب تُو اقبال مند کر۔"
مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے! ہم نے تم کو خُداوند کے گھر سے دُعا دی ہے۔
خُدا ہی خُداوند ہے، اور اُس نے ہمیں روشنی دی ہے؛
"قربانی کو رسیوں سے باندھ دو، یہاں تک کہ مذبح کے سینگوں تک۔

یہ بادشاہ ہے جو فتحیاب ہو کر اور بیماری سے شفا پا کر واپس آیا ہے۔
وہ قربانی لایا ہے شکرگزاری کے ساتھ، جیسا کہ ہر ایماندار کو لانا چاہیے، اور وہ قربانی مذبح پر باندھی گئی ہے۔

آیت 28-29

تُو میرا خُدا ہے، میں تیری حمد کروں گا؛ تُو میرا خُدا ہے، میں تجھے سرفراز کروں گا۔"
"خُداوند کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے؛ کیونکہ اُس کی رحمت ابدی ہے۔"